S_1997_3_211_218

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

یونین آف انڈیا

بنام۔

کے۔این۔سیواداس اور دیگران

1 اگست 1997

سوجتا۔وی۔منوہر اور ایم۔جگندھا راؤ، جسٹسز

نوکری کا معاملہ- کیزوئل لیبرز (گرانٹ آف ٹیمپریری اسٹیٹس اینڈ ریگولیشن) اسکیم، 1989- محکمہ ڈاک/ ٹیلی گراف کے تحت قائم کردہ ریزروڈ ٹرینڈ پول کے ممبران، کیزوئل مزدوروں سے مختلف ہیں- وہ ایک خصوصی اسکیم کے تحت فوائد حاصل کرتے ہیں اور باقاعدہ عہدوں پر فائز ہونے کے لیے جذب ہوتے ہیں- کیزوئل لیبرز کے تحت فوائد کا دعوی نہیں کرسکتے- اسکیم خاص طور پر اس مدت کے لیے جس کے لیے کیزوئل مزدوروں کو بھی کوئی فائدہ نہیں ملا۔

جواب دہندگان ریزروڈ ٹرینڈ پول کے ممبر تھے جو محکمہ ڈاک/ ٹیلی گراف میں افرادی قوت کی کمی کو پورا کرنے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ اگرچہ کچھ عرصے بعد پول کو خود بند کردیا گیا تھا، لیکن تمام اراکین کو متعلقہ محکموں نے جذب کرلیا تھا۔ تاہم اپیل گزاروں نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل کے سامنے درخواست دائر کی جس میں اس طرح کی راحتوں کا دعوی کیا گیا جیسے کیزوئل لیبرز اسکیم کے تحت عارضی مزدوروں کو دی گئی تھی جو جگریت مزدور یونین (رجسٹرڈ) اور دیگر بنام مہنگر ٹیلی فون نگم لمیٹڈ و دیگر (1990) ایس یو پی پی ایس سی سی 113 کی ہدایات کے مطابق تیار کی گئی تھی۔ سی۔اے۔ٹی نے ہدایت دی کہ عارضی مزدوروں پر لاگو ہونے والے تمام فوائد اپیل گزاروں کو دیے جائیں اور یہ کہ انہیں اس مدت کے لیے پیداواریت سے منسلک بونس بھی ادا کیا جانا چاہیے جب وہ آر ٹی پی تھے اگر انہوں نے آر ٹی پی ممبر کے طور پر بھرتی کے بعد 3 سال تک ہر سال 240 دن کی خدمت مکمل کی ہو۔ اپیل متاثرہ محکموں کی طرف سے ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

ٹربیونل نے آر ٹی پی یز کو عارضی مزدوروں کے برابر کرنے میں غلطی کی ہے۔ ملازمین کے ان دو زمروں کی پوزیشن بہت مختلف ہے۔ ٹربیونل نے یہ فرض کرنے میں بھی غلطی کی ہے کہ عارضی مزدوروں کو یہ فوائد اس مدت کے دوران مل رہے ہیں جس کے لیے آر ٹی پیز ان فوائد کا دعوی کررہے ہیں۔ آر ٹی پیز پہلے

ہی اپنی اسکیم کی وجہ سے باقاعدہ خدمت میں جذب ہونے کا فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔اس لیے وہ ایک طرف اپنی خصوصی اسکیم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور ساتھ ہی ساتھ عارضی مزدوروں کو جو دیا گیا ہے اس کی بنیاد پر اضافی فوائد کا دعوی بھی نہیں کر سکتے۔ یہ غیر ضروری ہے، خاص طور پر اس مدت کے لیے جس کے لیے وہ ان فوائد کا دعوی کرتے ہیں وہ وہ مدت ہے جس کے دوران اس طرح کے فوائد عارضی مزدوروں کو دستیاب نہیں تھے۔ٹریبونل کی طرف سے جو ریلیف دیے جاتے ہیں وہ مکمل طور پر غیر ضروری ہیں، آر ٹی پیز کی سروس کی شرائط کو دیکھتے ہوئے جو عارضی مزدوروں کی سروس کی شرائط کے مطابق ہیں۔(217-C-E; 218-A-B)

2. ان عارضی مزدوروں کو عارضی حیثیت دینے کے ساتھ مختلف فوائد اس حقیقت کے پیش نظر دیے گئے تھے کہ باقاعدہ ملازمین کے طور پر ان کا بالآخر انضمام کسی مقررہ وقت کے اندر نہیں ہونا تھا اور وہ خود بخود باقاعدہ ملازمین بننے کے حقدار نہیں تھے۔آر ٹی پیز کی پوزیشن بالکل مختلف ہے۔سب سے پہلے، وہی اسکیم جو آر ٹی پیز پر مشتمل تھی، انہیں باقاعدہ ملازمین کے طور پر ضم کرنے کے لیے فراہم کرتی تھی۔اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے انہیں بھی باقاعدہ ملازمین کی طرح ہی تربیت دی گئی۔ان کی ضرورت درمیانی وقت میں، مختصر وقت کے فرائض انجام دینے یا فی گھنٹہ اجرت کی بنیاد پر چوٹی کے اوقات میں ٹریفک کو سنبھالنے کے لیے تھی۔تاہم، اسکیم میں واضح یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ انہیں مستقبل کی خالی آسامیوں میں اسکیم میں طے شدہ طریقے سے باقاعدہ ملازمین کے طور پر جگہ دی جائے گی۔اس لیے وہ عارضی مزدوروں کے مقابلے بہت بہتر حالت میں ہیں اور اب باقاعدہ ملازمت کے تمام فوائد سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ان کا دعوی ان کے جذب ہونے سے پہلے کی مدت سے متعلق ہے۔وہ جن فوائد کا دعوی کرتے ہیں وہ وہ فوائد ہیں جو عارضی مزدوروں کو 29.11.1989 کے بعد ہی دیے گئے ہیں۔تاہم، جواب دہندگان پہلے کے ادوار کے لیے ان فوائد کا دعوی کر رہے ہیں۔دوسرے لفظوں میں، آر ٹی پیز اس مدت کے لیے فوائد کا دعوی کر رہے ہیں جس کے لیے عارضی مزدوروں (عارضی حیثیت اور باقاعدگی کی گرانٹ) اسکیم کے تحت عارضی مزدوروں کو ایسا ہی فائدہ نہیں دیا گیا ہے۔(216-E-H; 217-A-C)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کے دیوانی اپیل نمبر۔123-80

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، ایرناکولم بنچ، کیرالہ کے O. A. نمبر 814، 827، 130، 1146/90، 1012، 1241، 1402، 280، 283، 285، 286-99/91، 310-11/91، 321-25/91، 386-87/91، 504، 507، 509، 511، 522، 577،

686،91/697،70،100،92/384،893اور255 کے 1991 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

دیوانی اپیل نمبر۔97/5268،96/126،96/124-125،96/30-127اور96/131۔

شرکت کرنے والی پارٹیوں کے لیے پی۔پی۔ملہوترا، سی۔وی۔ایس۔راؤ، محترمہ انو بھاجین، ہیمنت شرما، محترمہ انیل کٹیار، (این۔سدھاکرن) (این۔پی)، کے۔ایم۔کے۔نائر، ایل۔این۔راؤ، ایس۔یو۔کے۔ساگر، کے۔وی۔موہن، مسزرانی چھابرا اور محترمہ مالنی پوڈوول۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

میسرز سجاتاوی۔منوہر،جسٹس۔ایس ایل پی (سی) 1995 کا نمبر 17422 میں اجازت دی گئی۔

سی اے نمبر 124-125/96 میں مداخلت کے لیے درخواستوں کی اجازت ہے۔

ان اپیلوں میں جواب دہندگان، مادی وقت پر، حکومت بھارت کے محکمہ ڈاک اور ٹیلی گراف کے مخصوص تربیت یافتہ پول میں تھے۔سال 1988 میں دونوں محکموں کی تقسیم کے بعد جواب دہندگان نے اپنے متعلقہ محکموں کے مخصوص تربیت یافتہ پول میں کام جاری رکھا۔

ریزروٹرینڈ پول اکتوبر 1980 میں قائم کیا گیا تھا۔بھارتیہ پوسٹس اینڈ ٹیلی گرافز ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل کے افسر کی طرف سے 30 اکتوبر 1980 کو جاری کردہ ایک سرکلر کے تحت، پوسٹ اور آر ایم ایس دفاتر کے لیے تربیت یافتہ ریزروامیدواروں کے اسٹینڈنگ پول کی تشکیل کے لیے ایک اسکیم تیار کی گئی تھی۔سرکلر میں بتایا گیا کہ بہت سے کام کرنے والے دفاتر میں غیر حاضری اور دیگر وجوہات کی وجہ سے عملے کی کمی کی وجہ سے کام کے ہموار بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔اوور ٹائم کے انتظامات کے ساتھ اس کمی کو پورا کرنا ہمیشہ ایک تسلی بخش حل نہیں تھا۔لہذا یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان قلیل مدتی ضروریات اور بار بار آنے والی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہر بھرتی یونٹ میں تربیت یافتہ ریزروامیدواروں (جسے اس کے بعد آر ٹی پیز کہا جائے گا) کا ایک اسٹینڈنگ پول تشکیل دیا جائے۔یہ اسکیم پوسٹل اسسٹنٹ اور شارٹنگ اسسٹنٹ کے کیڈروں پر لاگو کی گئی تھی۔موجودہ عمل کے مطابق، ہر بھرتی کے وقت، سلیکٹ لسٹ تیار ہونے کے بعد، امیدواروں کی ایک اضافی فہرست تیار کی جارہی تھی جسے پارٹ 'بی' یا پارٹ II لسٹ کے نام سے جانا جاتا تھا۔حصہ 'بی' کی فہرست میں امیدواروں کو مرکزی فہرست سے ڈراپ آؤٹ ہونے کے خلاف بلایا گیا تھا۔انہیں مرکزی فہرست میں لانے کے بعد ہی تربیت دی گئی۔اب یہ تجویز کی گئی تھی: نئی اسکیم کے تحت کہ مرکزی فہرست تیار ہونے کے بعد، مرکزی سلیکٹ لسٹ میں امیدواروں کی تعداد کے 50 فیصد کے برابر امیدواروں کی ایک

مخصوص اضافی ریزروفہرست تیار کی جائے گی۔ ریزرولسٹ میں شامل امیدواروں کوبھی مرکزی فہرست میں موجود امیدواروں کی طرح تربیت دی جائے گی۔ ریزرولسٹ میں شامل امیدوار تربیت یافتہ ریزرو کا ایک اسٹینڈنگ پول تشکیل دیں گے۔ مرکزی فہرست میں شامل امیدواروں کو شامل کرنے کے بعد انہیں ان کی باری میں باقاعدہ آسامیوں میں شامل کیا جائے گا۔ تب تک انہیں غیر حاضری یا کسی اور وجہ سے خالی آسامیوں کے خلاف شارٹ ڈیوٹی اسٹاف کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ، ان کا استعمال پیک آور کے کام کو سنبھالنے کے لیے کیا جائے گا۔ چونکہ انہیں شارٹ ڈیوٹی اسٹاف کے طور پر رکھنے کا مقصد عملے کی کمی کو کم کرنا ہے، اس لیے انہیں مانگ پر ان کی تیار اور آسان دستیابی کے لحاظ سے مصروفیت کے لیے بلایا جا سکتا ہے نہ کہ ضروری ہے کہ ریزروڈ لسٹ میں ان کی پوزیشن کے مطابق۔ تاہم، ان کا حتمی جذب ان کی قابلیت کے مطابق ہوگا۔ انہیں ضروریات کے مطابق ملازم رکھا جا سکتا ہے لیکن دن میں زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹے کے تابع ہو سکتے ہیں۔ انہیں فی گھنٹہ اجرت کی شرحوں پر ادائیگی کی جائے گی۔ سرکلر کی شق 5 جذب کرنے کا طریقہ فراہم کرتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ مخصوص امیدواروں کو بھرتی کے وقت اعلان کردہ خالی آسامیوں کے علاوہ اسٹینڈ بائی کے طور پر بھرتی کیا جاتا ہے۔ اضافی بھرتی شدہ امیدواروں کو اس شق میں بتائے گئے طریقے سے بعد کی بھرتی کے لیے خالی آسامیوں کے مقابلے میں جذب کرنے کو ترجیح دی جائے گی۔

یہ اسکیم سرکلر کی تاریخ سے لے کر 4.3.1986 تک نافذ تھی جب اس اسکیم کو ختم کر دیا گیا تھا۔ ریزروڈ پول کی ابتدائی تخلیق نوٹیفائیڈ خالی آسامیوں کے 50 فیصد کی بنیاد پر تھی۔ 1982 میں ریزرو پول کا فیصد کم کر کے نوٹیفائیڈ خالی آسامیوں کا 15 فیصد کر دیا گیا۔ پوری اسکیم کو 4.3.1986 سے ختم کر دیا گیا تھا۔ اپیلوں میں جواب دہندگان کو آرٹی بیز کے طور پر بھرتی کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سے انہیں 1988 سے جنوری 1990 تک مختلف تاریخوں پر باقاعدہ ملازمین کے طور پر شامل کیا گیا ہے (کچھ مستثنیات کے ساتھ جیسا کہ اس کے بعد بیان کیا گیا ہے)۔

جواب دہندگان نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مختلف بنچوں کے سامنے درخواستیں دائر کیں جن میں دعوی کیا گیا تھا کہ ان محکموں میں عارضی مزدوروں کو اسی طرح کی راحت دی گئی تھی جو اس عدالت کی طرف سے دی گئی ہدایات کے مطابق سال 1989 میں عارضی مزدوروں کے لیے بنائی گئی اسکیم کے پیش نظر دی گئی تھی جگریت مزدور یونین (رجسٹرڈ) بنام مہانگر ٹیلی فون نگم لمیٹڈ اور دیگر (1990) ایس یو پی پی ایس سی 113۔ جواب دہندگان نے استدعا کی کہ 1989 میں نافذ ہونے والی اسکیم کے تحت عارضی

مزدوروں کو جو فوائد دیے گئے تھے وہ انہیں آر ٹی پیز کے طور پر بھرتی ہونے کی تاریخ سے لے کر باقاعدہ ملازمین کے طور پر ان کے انضمام کی تاریخ تک دیے جائیں۔اس طرح کی درخواستوں میں سے پہلی درخواست سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، ایرناکولم بنچ کے سامنے آئی جو 1996 کے سی اے نمبر 123-80 کا موضوع ہے۔ٹریبونل نے ہدایت دی کہ ان کے سامنے درخواست دہندگان جو مسلسل دن میں آٹھ گھنٹے خدمات انجام دے رہے تھے، اس طرح کی خدمت کا ایک سال مکمل ہونے پر انہیں عارضی درجہ حاصل سمجھا جانا چاہیے اور دن میں آٹھ گھنٹے کی نصف مدت کو پنشن کے لیے اہل خدمت کے لیے شمار کیا جانا چاہیے۔اس نے یہ بھی ہدایت کی کہ عارضی حیثیت حاصل کرنے کے بعد عارضی مزدوروں کو فراہم کیے جانے والے دیگر تمام فوائد کو درخواست دہندگان تک بڑھایا جانا چاہیے جیسا کہ اس میں بیان کیا گیا ہے اور یہ کہ درخواست دہندگان کو اس مدت کے دوران پیداواریت سے منسلک بونس ادا کیا جانا چاہیے جب وہ آر ٹی پی تھے اگر انہوں نے آر ٹی پی امیدواروں کے طور پر بھرتی کے بعد تین سال تک ہر سال 240 دن کی خدمت مکمل کی ہو۔

ٹریبونل کی حیدرآباد بنچ نے بھی اسی طرح کی راحت دی ہے۔لہذا محکمہ نے ٹریبونل کے مختلف بنچوں کے ان فیصلوں سے موجودہ اپیلیں دائر کی ہیں۔سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کی طرف سے دی گئی ہدایات جاگرت مزدور یونین (رجسٹرڈ) اور دیگر بنام مہانگر ٹیلی فون نگم لمیٹڈ اور دیگر (1990) ایس یو پی پی ایس سی 113 (سپرا) میں اس عدالت فیصلے پر مبنی ہیں۔ یہ فیصلہ عرضی درخواستوں کے حوالے سے تھا جو یا تو عارضی مزدوروں، یا ریزروڈ ٹرینڈ پول ملازمین کے ذریعے دائر کی گئی تھیں۔یہ عدالت اپنے سامنے مختلف درخواستوں میں منظور کیے گئے کچھ عبوری احکامات کا حوالہ دینے کے بعد، پیراگراف 5 میں اس اسکیم کا حوالہ دیا گیا ہے جسے کیزوئل لیبرز (عارضی حیثیت کی گرانٹ اور ریگولرائزیشن) اسکیم کے نام سے جانا جاتا ہے جسے یکم اکتوبر 1989 سے وضع کیا گیا تھا اور اس پر عمل درآمد کیا گیا تھا۔اس نے کہا، "ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ اسکیم جامع ہے اور عارضی حیثیت دینے کے التزام کے علاوہ، یہ اس طرح کا درجہ دینے پر دستیاب فوائد کی بھی وضاحت کرتی ہے۔ان حالات میں، بمبئی اور دہلی کے دونگموں سے متعلق دو درخواستوں میں مزید کوئی مخصوص ہدایت درکار نہیں ہے سوائے اس کے کہ مدعا علیہ سے اسکیم کی ہر مدت کو جلد از جلد نافذ کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔" پیراگراف 6 میں، اس عدالت نے محکمہ ڈاک میں آر ٹی پی ملازمین کی دو بقیہ عرضی درخواستوں پر غور کیا۔اس نے ریکارڈ کیا ہے کہ اپریل 1986 کے بعد تقریبا 7,000 آر ٹی پیز کو جذب کیا گیا ہے۔اس میں کہا گیا، "چونکہ آر ٹی پی زمرہ میں مزید توسیع نہیں ہو رہی ہے، اس لیے ان میں سے صرف 2900 کو

جذب کرنا باقی ہے۔ہمیں محکمے کے فاضل وکیل نے بتایا ہے کہ وزارت کی طرف سے مساوی تعداد میں جائز اور اضافی آسامیاں پیدا کی جا رہی ہیں۔وزارت کی تجویز منظوری کے لیے وزارت خزانہ کے ہاتھ میں ہے اور اسے جلد ہی حتمی شکل دی جانی ہے۔یہ ایک مقررہ وقت کے اندر کیا جانا ہے اور ہم دونوں زمروں کے عہدوں کو جنوری 1990 کے آخر تک تخلیق کرنے اور جذب کرنے کا عمل 31 مارچ 1990 تک مکمل کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔اس طرح کے جذب کے ساتھ، آر ٹی پیز باقاعدہ ملازمین بن جائیں گے۔اس کے بعد ان کے تمام دعووں کو موجودہ قواعد کے مطابق استحقاق کی بنیاد پر منظّم کیا جائے گا۔" یہ فیصلہ نومبر 1989 میں سنایا گیا۔متوقع منظوری حاصل کر لی گئی اور جنوری 1990 میں تمام آر ٹی پیز کو باقاعدہ ملازمین کے طور پر ضم کر لیا گیا۔

کیا ریزروڈ ٹرینڈ پول ملازمین باقاعدہ ملازمین کے طور پر ضم ہونے سے پہلے، اس فائدے کے حقدار ہیں جو عام مزدوروں (عارضی حیثیت اور باقاعدگی کی گرانٹ) اسکیم کے تحت عارضی مزدوروں کو دیا گیا ہے جو سرکلر نمبر I 45-49/87-SPB، مورخہ 12.4.1991 کے تحت بنایا گیا ہے جو وزارت مواصلات، حکومت بھارت، محکمہ ڈاک کے ذریعہ جاری کیا گیا ہے اور 29.11.1989 سے نافذ کیا گیا ہے؟ کیزوئل لیبرز (عارضی حیثیت کی منظوری اور باقاعدگی) اسکیم یہ طے کرتی ہے کہ معزز عدالت عظمیٰ کی ہدایات کی تعمیل میں، اس محکمے نے وزارت قانون کی مشاورت سے ایک اسکیم تیار کی تھی۔فنانس اینڈ پرسنل اور صدر نے اسکیم کی منظوری دے دی ہے۔اسکیم میں کہا گیا ہے کہ 29.11.1989 کے مطابق ملازمت میں عارضی مزدوروں کو عارضی حیثیت دی جائے گی اور جو اس وقت ملازمت میں ہیں اور کم از کم ایک سال تک مسلسل خدمات انجام دے چکے ہیں۔سال کے دوران وہ 240 دنوں کی مدت کے لیے مصروف رہے ہوں گے۔یہ اسکیم عارضی مزدوروں کو مختلف فوائد فراہم کرتی ہے جو 29.11.1989 سے نافذ ہوتے ہیں۔اس لیے ایک عارضی مزدور کو اسکیم کے تحت 29.11.1989 سے پہلے کوئی فائدہ نہیں دیا جاتا ہے۔اسکیم کے تحت عارضی مزدوروں کو عارضی درجہ دیا جاتا ہے اگر وہ اسکیم میں طے شدہ مختلف شرائط اور تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔شق 7 میں کہا گیا ہے کہ عارضی حیثیت دینے کا مطلب خود بخود یہ نہیں ہے کہ عارضی مزدوروں کو کسی بھی مقررہ وقت کے اندر باقاعدہ گروپ 'ڈی' ملازمین کے طور پر مقرر کیا جائے گا۔گروپ 'ڈی' کی خالی آسامیوں پر تقرری بھرتی کے قواعد کے مطابق جاری رہے گی، جو اہل ای ڈی ملازمین کو ترجیح دیتے ہیں۔لہذا، ان عارضی مزدوروں کو عارضی حیثیت دینے کے ساتھ ساتھ مختلف فوائد اس حقیقت کے پیش نظر دیے گئے کہ باقاعدہ ملازمین کے طور پر ان کا بالآخر انضمام کسی مقررہ وقت کے اندر نہیں ہونا تھا اور وہ خود بخود

باقاعدہ ملازمین بننے کے حقدار نہیں تھے۔

آر ٹی پیز کی پوزیشن بالکل مختلف ہے۔سب سے پہلے، وہی اسکیم جو آر ٹی پیز پر مشتمل تھی، انہیں باقاعدہ ملازمین کے طور پر ضم کرنے کے لیے فراہم کرتی تھی۔اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے انہیں بھی باقاعدہ ملازمین کی طرح ہی تربیت دی گئی۔اس دوران انہیں قلیل مدتی فرائض انجام دینے یا فی گھنٹہ اجرت کی بنیاد پر پیک آور ٹریفک کو سنبھالنے کی ضرورت تھی۔تاہم، اسکیم میں واضح یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ انہیں مستقبل کی خالی آسامیوں میں اسکیم میں طے شدہ طریقے سے باقاعدہ ملازمین کے طور پر جگہ دی جائے گی۔ہمیں بتایا گیا ہے کہ بعض سالوں کے دوران بھرتی پر پابندی کی وجہ سے جذب میں بیک لاگ تھا۔آر ٹی پی کے تمام ملازمین کو 1990 تک باقاعدہ ملازمین کے طور پر شامل کرلیا گیا ہے۔کچھ جواب دہندگان جو ہم سے پہلے ہیں بہت پہلے، سال 1988 میں جذب ہو چکے ہیں۔اس لیے وہ عارضی مزدوروں کے مقابلے بہت بہتر حالت میں ہیں اور اب باقاعدہ ملازمت کے تمام فوائد سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ان کا دعویٰ ان کے جذب ہونے سے پہلے کی مدت سے متعلق ہے۔اکثر میں پوری مدت، یا تو 1988 سے پہلے کی ہے، یا کچھ جواب دہندگان کے معاملے میں، جنوری 1990 سے پہلے کی ہے۔وہ جن فوائد کا دعویٰ کرتے ہیں وہ وہ فوائد ہیں جو عارضی مزدوروں کو 29.11.1989 کے بعد ہی دیے گئے ہیں۔تاہم، جواب دہندگان پہلے کے ادوار کے لیے ان فوائد کا دعویٰ کر رہے ہیں (ان جواب دہندگان کے حوالے سے جنہیں جنوری 1990 میں جذب کیا گیا تھا، 29.11.1989 کے بعد آر ٹی پیز کے طور پر ان کا تسلسل صرف دو ماہ کی مدت کا ہے)۔دوسرے لفظوں میں، آر ٹی پیز اس مدت کے لیے فوائد کا دعویٰ کر رہے ہیں جس کے لیے عارضی مزدوروں (عارضی حیثیت اور باقاعدگی کی گرانٹ) اسکیم کے تحت عارضی مزدوروں کو ایسا ہی فائدہ نہیں دیا گیا ہے۔

ٹریبونل نے، ہمارے خیال میں، آر ٹی پیز کو عارضی مزدوروں کے برابر کرنے میں غلطی کی ہے۔ملازمین کے ان دو زمروں کی پوزیشن بہت مختلف ہے جیسا کہ ہم پہلے ہی طے کر چکے ہیں۔ٹریبونل نے یہ فرض کرنے میں بھی غلطی کی ہے کہ عارضی مزدوروں کو یہ فوائد اس مدت کے دوران مل رہے ہیں جس کے لیے آر ٹی پیز ان فوائد کا دعویٰ کر رہے ہیں۔آر ٹی پیز پہلے ہی اپنی اسکیم کی وجہ سے باقاعدہ خدمت میں جذب ہونے کا فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔اس لیے وہ ایک طرف اپنی خصوصی اسکیم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور ساتھ ہی ساتھ عارضی مزدوروں کو جو دیا گیا ہے اس کی بنیاد پر اضافی فوائد کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتے۔یہ غیر ضروری ہے، خاص طور پر اس مدت کے لیے جس کے لیے وہ ان فوائد کا دعویٰ کرتے ہیں وہ وہ مدت ہے جس کے

دوران اس طرح کے فوائد عارضی مزدوروں کو دستیاب نہیں تھے۔

مختلف فوائد میں ٹربیونل نے جواب دہندگان (آرٹی پیز) کو پیداواریت سے منسلک بونس دیا اگر انہوں نے او اے 612/89 اور او اے 171/89 میں اپنے فیصلے کی بنیاد پر تین سال یا اس سے زیادہ عرصے کے لیے ہر سال 240 دن کی خدمت کی ہو۔ اپیل گزاروں نے عرض کیا ہے کہ اگرچہ ان دونوں او اے کے حکم کو اپیل میں چیلنج نہیں کیا گیا تھا، لیکن اسے خود بخود تمام آرٹی پیز پر لاگو نہیں کیا جانا چاہیے۔ اپیل گزاروں نے ریاست مہاراشٹر بنام دگمبر، (1995) 4 ایس سی سی 683 میں اس عدالت مشاہدات پر انحصار کیا ہے، اس اثر کے ساتھ، کہ ریاست کی طرف سے اسی طرح کے معاملات میں اس عدالت سامنے اپیل دائر نہ کرنا، خود ہی اس عدالت لیے بعد میں دائر کی گئی خصوصی اجازت کی درخواستوں پر غور کرنے میں رکاوٹ کے طور پر کام نہیں کرسکتا، چاہے وہ اسی طرح کے معاملات سے متعلق سمجھے جائیں جب اس عدالت کو معلوم ہو کہ جو راحت دی گئی تھی وہ غلط تھی۔ خاص طور پر جب اس بات کا ہر امکان ہو کہ اس طرح کی راحت دوسرے شکایت کنندگان کو دی جاتی رہے جو اس فورم کے سامنے جا سکتے ہیں، جس کے نتیجے میں بالآخر ریاست کو بڑا مالی نقصان ہوسکتا ہے۔ اس استیمال میں حقیقت موجود ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ٹربیونل کی طرف سے دی گئی راحت مکمل طور پر غیر ضروری ہے، جو عارضی مزدوروں کی سروس کی شرائط کے مقابلے میں آرٹی پیز کی سروس کی شرائط کو دیکھتے ہوئے ہے۔

1996 کے سی اے نمبر 125-124 میں جواب دہندگان نے اصل میں اپنے مخصوص تربیت یافتہ پول میں مختلف سنٹرل ٹیلی گراف دفاتر میں ٹیلی گراف اسسٹنٹ کے طور پر کام کیا اور 1992 میں باقاعدہ خدمت میں شامل ہو گئے۔ ان کے محکمے میں عارضی مزدوروں کے لیے عارضی حیثیت اور باقاعدگی کی اسکیم 1.10.1989 سے نافذ ہوگئی ہے۔ ان کا معاملہ دوسرے آرٹی پیز کے معاملے سے مختلف نہیں ہے حالانکہ بلاشبہ انہیں تھوڑی دیر بعد باقاعدہ کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، آرٹی پیز کی پوزیشن عارضی مزدوروں کی پوزیشن سے بہت مختلف ہے اور ٹربیونل ان دونوں کو برابر نہیں کرسکتا تھا۔

1996 کے سی اے نمبر 130-127 میں آرٹی پیز جنہیں سال 1988 میں باقاعدگی سے شامل کیا گیا ہے، کو محکمہ جاتی امتحان میں شرکت کے لیے ان کی اہلیت کے مقصد سے آرٹی پیز کے طور پر ان کی خدمات کو شمار کرنے کا فائدہ دیا گیا ہے۔ متعلقہ اصول یہ فراہم کرتا ہے کہ امیدواروں نے امتحان میں شرکت کرنے سے پہلے "ایک یا زیادہ اہل کیڈروں میں کم از کم 5 سال مسلسل تسلی بخش خدمات انجام دی ہوں گی"۔ اہلیت کا تعلق کیڈر میں پانچ سال کی خدمت سے ہے۔ کوئی بھی خدمت جو کیڈر میں باقاعدہ تقرری

سے پہلے دی گئی تھی، اس اصول کے مقصد کے لیے شمار نہیں کی جا سکتی کیونکہ اسے کسی بھی اہل کیڈر میں خدمت کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس لیے ٹریبونل نے آرٹی پیز کو ان کی باقاعدہ تقرری سے پہلے دی گئی خدمات کا فائدہ، محکمہ جاتی ترقی کے امتحان میں شرکت کے لیے ان کی اہلیت کے مقصد سے دینا غلط تھا۔

احاطے میں، ان تمام اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے، ٹریبونل کے متنازعہ فیصلوں کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹریبونل کے سامنے دائر اصل درخواستوں کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ تاہم اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آئی۔ ایم۔ اے۔

اپیلوں کو منظور کیا جاتا ہیں

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:55
I am the author of this
document